سوال

(25) عورتوں کا مساجد میں تبلیغی پروگرام منعقد کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورتیں مساجد میں دینی و تبلیغی اجتماعات منعقد کرکے ایک دوسرے کو وعظ و نصیحت کر سکتی ہیں۔ جس طرح مرد مساجد میں جلسے اور کانفرنسیں کرتے ہیں؟ کتاب وسنت کی رو سے مسئلے کی صحیح نوعیت واضح کریں۔ (ایک سائلہ، لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دعوت و تبلیغ ہر مسلمان کا حق ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اللہ وحدہ لاشریک نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر جس طرح مردوں کا وظیفہ ذکر کیا ہے اسی طرح عورتوں کے بارے میں بھی اس کا تذکرہ کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالمُؤمِنونَ وَالمُؤمِنٰتُ بَعضُهُم أَولِياءُ بَعضٍ يَأمُرونَ بِالمَعروفِ وَيَنهَونَ عَنِ المُنكَرِ وَيُقيمونَ الصَّلوٰةَ وَيُؤتونَ الزَّكوٰةَ وَيُطيعونَ اللَّهَ وَرَسولَهُ أُولٰئِكَ سَيَرحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزيزٌ حَكيمٌ 71 ... سورة التوبة

"مومن مرد و عورت آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار و معاون اور) دوست ہیں، وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں، نمازوں کو پابندی سے بجالاتے ہیں زکوٰة ادا کرتے ہیں، اللہ کی اور اس کے رسول کی بات مانتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم فرمائے گا بیشک اللہ غلبے والا حکمت والا ہے"

اس آیت کریمہ میں یہ بات واضح طور پر بیان کی گئی ہے کہ مومن مرد اور مومنہ عورت کی صفات وخوبیوں سے ایک خوبی وصفت امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہے۔ جس طرح مرد کو اچھی بات کہنے اور بُری بات سے روکنے کا حکم ہے اسی طرح عورت کو بھی یہ حق ہے کہ وہ اچھی بات کا حکم دے اور بُری بات سے منع کرے یاد رہے صدر اول میں مردوں کے اجتماعات شکل وصورت کے اعتبار سے ہمارے آج کے جلسوں اور کانفرنسوں کی طرح منعقد نہیں ہوتے تھے بلکہ ان کا جواز دعوت و تبلیغ کی عمومی آیات واحادیث سے ماخوذ ہے اسی طرح عورتوں کا معاملہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ ان کے لیے بھی دعوت و تبلیغ کا ہر وہ طریقہ درست ہوگا جس میں شرعی حدود کا خیال رکھتے ہوئے اپنے گھر سے نکلیں گی مثلاً عورت باپردہ ہو، مہکنے والی خوشبو لگا کر نہ نکلے، فیشن ایبل ہو کر نہ نکلے، مردوں سے اختلاط نہ ہو۔ اس طرح اجتماعات میں شریک نہ ہوں جیسے آج کل گلوکارائیں اور اداکارائیں فیشن ایبل ہو کر سٹیج پر نمودار ہوتی ہیں۔ یوں معلوم نہ ہو کہ وہ کسی فیشن شو یا حسن وآرائش کے مقابلہ کے لیے آئی ہیں بلکہ مکمل طور پر شرعی لباسوں میں ملبوس اور آرائش ونمائش سے مبرا ہو کر دعوت و تبلیغ کے اجتماعات میں آئیں اور اگر تبلیغی اجتماع گھر سے دور ہو تو ایسے سفر پر نکلنے کے لیے اپنے محرم کو ساتھ لے کر جائیں محرم کے بغیر بالکل سفر نہ کریں۔ ان تمام شرعی حدود کو مد نظر رکھ کر عورتیں مساجد میں اپنا دعوتی و تبلیغی پروگرام منعقد کر سکتی ہیں۔ مساجد دین اسلام کا شعائر ہیں اور ان کا مقصد انہیں آباد کرنا ہے۔ اور مساجد کی آبادی نماز، روزہ، تلاوت، ذکر واذکار، قرآن وسنت کی تعلیم و تبلیغ اور عبادات سے ہی ممکن ہے جس طرح مسجد کو آباد کرنے کا مرد کو حق ہے، بالکل اسی طرح عورت کا بھی ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لاتمنعوا النساء حظوظہن المساجد إذا استأذنکم"

(مسلم کتاب الصلاۃ باب خروج النساء الی المساجد(140-442)

"جب عورتیں تم سے اجازت طلب کریں تو ان کو مساجد کے حصہ سے منع نہ کرو"

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ مساجد میں عورتوں کا بھی حصہ ہے۔ اور اس عموم میں تبلیغی واصلاحی اور اسلامی اجتماعات بھی شامل ہیں۔ اسی طرح عورتوں کا مسجد میں اعتکاف بیٹھنا اور مردوں کے پیچھے آکر نماز پڑھنا اور عید گاہ جو مسجد کے حکم میں ہے وہاں پر عورتوں کو حاضر ہونے کی تاکید کرنا اور بعض بے سہارا خواتین کا مسجد نبوی میں قیام کرنا وغیرہ اُمور اس بات کے مؤید ہیں کہ عورت کو بھی مسجد میں قیام کی اجازت ہے اور مسجد میں قیام کا مقصد مسجد میں ذکر اللہ، عبادات اور وعظ و نصیحت ہے، لہذا عورتیں شرعی حدود میں رہتے ہوئے مردوزن کے اختلاط سے اجتناب کرتے ہوئے مسجد میں تبلیغی اجتماع دعوتی واصلاحی پروگرام منعقد کر سکتی ہیں۔ اس میں کوئی شرعی مانع موجود نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد2۔کتاب المساجد۔صفحہ نمبر 197

محدث فتویٰ